REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ربوہ

۲۰ رجب ۱۳۷۶ھ

الفضل

فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۶/۱۱ ۔ ۲۱ تبلیغ ۱۳۳۶ھ ش ۔ ۲۱ فروری ۱۹۵۷ء ۔ نمبر ۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کراچی تشریف لے گئے

کنری ۱۹ رفروری ۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ حضور اقدس کراچی تشریف لے جا رہے ہیں ؛

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ رفروری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت کل اعصابی بے چینی کی وجہ سے ناساز رہی ۔ آج قدرے سکون ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے التزاماً دعا فرمائیں ؛

محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت بھی قدرے بہتر ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں ؛

محترمہ امۃ الباری صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ لاہور میں بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

ربوہ میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب

مسجد مبارک میں عظیم الشان جلسے کا انعقاد ۔ خدام کی طرف سے کھیلوں اور تعلیم و تربیت کا پروگرام

۲۰ رفروری (بوقت دس بجے صبح) آج وہ مبارک دن ہے کہ جس روز آج سے ۷۱ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر پیشگوئی مصلح موعود شائع فرمائی تھی ۔ چنانچہ اہل ربوہ آج یوم مصلح موعود کی تقریب منا رہے ہیں ۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر اور تعلیمی اداروں میں تعطیل ہے ۔ تمام مقامی احباب مسجد مبارک میں جمع ہیں ۔ اور اس جلسہ میں شرکت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ۔ جو کل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا ہے وہ ہمہ تن گوش ہو کر پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سننے میں مصروف ہیں ۔ تادم تحریر جلسہ جاری ہے ۔ جلسہ کی مفصل روئداد کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں ؛

اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے کھیلوں کا انتظام بھی کیا ہے ۔ چنانچہ ۲ بجے بعد دوپہر سے شام تک ہاکی ۔ فٹ بال ۔ والی بال ۔ کبڈی اور میرو ڈبہ کے میچ ہوں گے ۔ نیز رات ۸ بجے محلہ دار الرحمت غربی (میدان غلہ منڈی) میں خدام کی طرف سے تعلیم و تربیت کے ایک پروگرام کا انتظام کیا گیا ہے ۔ . . . . جس میں یہ بتایا جائے گا ۔ کہ ایک اچھے شہری کے کیا فرائض ہیں ؛

حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم اور مخلص صحابی جماعت کے دیندار متقی اور باخدا بزرگ

حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی جماعت کے دیندار متقی اور باخدا بزرگ حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۹ رفروری ۱۹۵۷ء کو بروز منگل صبح نو بجے لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۸ سال تھی ۔

یوں تو گزشتہ کئی ماہ سے آپ کی طبیعت ناساز چلی آ رہی تھی ۔ لیکن پچھلے دنوں طبیعت زیادہ خراب ہونے کے باعث چار روز پیشتر آپ بغرض علاج ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے تھے ۔ جہاں آپ ۱۹ رفروری کی صبح کو اس جہان فانی سے رحلت فرما کر مولائے حقیقی سے جا ملے اسی روز آپ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا ۔ اور آپ آج مورخہ ۲۰ رفروری کو نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیئے گئے ۔ (تدفین کا حال کل کے الفضل میں مطالعہ فرمائیں)

اگرچہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر بذریعہ خط پہلے ہی ایمان لا چکے تھے ۔ لیکن دستی بیعت کا شرف آپ کو مشرقی افریقہ سے واپسی پر جہاں بسلسلہ ملازمت آپ تشریف لے گئے ہوئے تھے ۔ سن ۱۹۰۱ء میں حاصل ہوا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے آپ کو بے انتہا عشق تھا ۔ دعا ، دل اور ذکر الٰہی میں شغف کے لحاظ سے آپ جماعت میں ایک خاص مقام رکھتے تھے ۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد غالباً ۱۹۲۸ء میں آپ ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے ۔ بقیہ عمر آپ نے قادیان اور ربوہ میں ہی بسر کی ۔ ایسے دیندار متقی اور باخدا بزرگ کی وفات جماعت کے لئے بہت بڑے صدمہ کا موجب ہے ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے ۔ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا دین و دنیا میں ہر طرح حامی و ناصر ہو ۔ آمین

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۵۷ء

موجودہ تجارت اور صنعت وحرفت

اسلام نے جوا اور سود کو حرام اور تجارت اور صنعت وحرفت کو حلال فرمایا ہے۔ بلکہ صنعت و حرفت کو تو کسب کے لحاظ سے بہت اچھا بتایا ہے۔ اور تقویٰ کے لحاظ سے یہ رزقِ حلال کمانے کا بہترین طریق ہے۔ اکثر مسلمان دین کے علم میں کمال رکھنے والے علماء اپنی روزی محنت و مزدوری سے پیدا کرتے تھے۔ اور تجارت کے کاروبار میں بھی پھونک پھونک کر قدم رکھتے تھے۔ بعض تو ایسی احتیاط برتتے تھے۔ کہ دوسرے کے ہاں کا کھانا بھی اس لئے نہیں کھاتے تھے۔ کہ شاید حلال کی کمائی نہ ہو۔ یہ تو تقویٰ کا درجۂ کمال ہے۔ لیکن ایک مدت تک مسلمانوں میں ایسے لوگ کثرت سے پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جو ہاتھ کی کمائی کو ہی رزقِ حلال سمجھتے تھے۔ اور کسی اور ذریعہ سے کمایا ہؤا روپیہ اپنے نفس پر حرام قرار دیتے تھے۔

اس طرح اگرچہ اسلام نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے۔ اور صنعت وحرفت کو بہترین ذریعہ معاش قرار دیا ہے۔ مگر اسلام نے ان ذرائع معاش پر بھی کچھ پابندیاں عائد کی ہیں۔ اگر ان پابندیوں کا لحاظ نہ رکھا جائے تو جیسا کہ آج کل ہم دیکھتے ہیں۔ تجارت اور صنعت و حرفت بھی جوا اور سود کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

موجودہ دور میں تجارت اور صنعت وحرفت نے اس سرمایہ داری کو جنم دیا ہے۔ جو آج کل مغرب و مشرق میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ تجارت کو اسلام نے اس لئے حلال قرار دیا ہے۔ کہ اس میں بھی انسان ایسی محنت کرتا ہے۔ جس سے دوسروں کا فائدہ ہے۔ کوئی جنس یا مال بازار میں برائے فروخت مہیا کرنا بجائے خود ایک قومی خدمت ہے۔ ورنہ عام انسان اپنی ضروریات مہیا نہیں کر سکتا۔ تاجر مختلف مقامات سے مالِ تجارت اپنے ملک یا شہر یا بازار میں لاتا ہے۔ اور اپنے ملک یا شہر کا فالتو اور زائد از ضروریات مال دوسرے مقامات پر لے جاتا ہے۔ اس میں وہ واقعی محنت اور وقت صرف کرتا ہے۔ اس لئے اس کو حق حاصل ہے۔ کہ اس طرح کی محنت کا پھل حاصل کرے اور مالِ تجارت سے اپنے لئے نفع پیدا کرے۔ اس لئے تجارت کو کسبِ حلال کا جائز ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آج دنیا میں نہ صرف تجارت بلکہ صنعت وحرفت بھی ایسی صورت اختیار کر گئی ہے۔ کہ دنیا کی تباہی کا باعث ہو رہی ہے۔ مغربی اقوام نے تجارت اور صنعت وحرفت کو ہی پسماندہ ممالک کی لوٹ کھسوٹ کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مغربی اقوام نے مشینری کی ایجاد سے ہر قسم کی پیداوار میں بہت سی آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اپنی مہارت اور محنت کا پھل انہیں ملنا چاہیئے۔ لیکن خطرناک حالت اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ یہ اقوام دوسرے ممالک کی پیداوار کا تمام نفع تو خود لے جاتی ہیں۔ لیکن اس ملک کے رہنے والوں کو قلیل سے قلیل فائدہ اٹھانے کا موقع دیتی ہیں۔ اور وہ بھی اس لئے کہ وہ مجبور ہوتے ہیں۔ کہ مزدور اس ملک سے لیں۔ ورنہ ان کا بس چلے۔ تو یہ قلیل فائدہ بھی وہ ان کے لئے نہ چھوڑیں۔

تیل کے معاملہ کو ہی لے لیجئے۔ تقریباً تمام عرب ممالک میں تیل کا خزانہ موجود ہے۔ لیکن اس تیل سے فائدہ مغربی اقوام امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس اور روس وغیرہ اٹھاتے ہیں۔ اہلِ ملک کو کچھ رائلٹی اور کچھ مزدوری کی صورت میں دے دیتے ہیں۔ باقی سب کچھ آپ ہضم کر جاتے ہیں۔ اور محض اس تیل کے سر پر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ تو موجودہ صنعت وحرفت کی ایک واضح مثال ہے۔ اسی طرح یہ روح موجودہ سرمایہ داری نظام میں آپ کو ہر جگہ کام کرتی ہوئی نظر آسکتی ہے۔ ساتھ ہی اس زمانہ میں تجارت نے ایسی ایسی صورتیں اختیار کر لی ہیں کہ تمام دنیا گویا وسیع پیمانہ پر ایک قمار خانہ بن کر رہ گئی ہے۔ احتکار اور اکتناز جو از روئے اسلام ممنوع ہیں۔ اتنا فروغ پا گئے ہیں۔ کہ انسان کے لئے تجارت اور دستکاری سے حلال روزی کمانا تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ اور اس طرح اگر کوئی کمائی کر کے تقویٰ کی زندگی گزارنا چاہے۔ تو موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

تجارت کا یہ عالم ہے۔ کہ بڑے بڑے تاجروں کے اشاروں پر اشیاء اور اجناس کے بھاؤ اترتے چڑھتے ہیں اور منٹ منٹ میں لاکھوں کروڑوں کے ہیر پھیر ہو جاتے ہیں۔ یہ سرمایہ داروں کے لئے تو شاید ایک شغل کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن محنت پیشہ عوام پر اس کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اور عام استعمال کی چیزیں روز بروز گراں ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور بعض حالات میں تو دستیاب ہی نہیں ہوتیں۔

الغرض موجودہ دور میں تجارت اور صنعت وحرفت بجائے اطمینانِ قلب کے سوہانِ روح بن گئے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ کمیونزم اسی صورتِ حال کی پیداوار ہے۔ چونکہ اس صورتِ حال کی ذمہ دار یورپین اقوام ہیں۔ اس لئے اس کا ردِّ عمل اشتراکیت بھی یورپ کے لئے ہی عظیم خطرہ بن کر نظر آرہی ہے۔ اور امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس چاہتے ہیں۔ کہ اشتراکیت کا ریلا انہیں تباہ نہ کر دے۔ اس لئے ہلاکت کے سامان بڑے پیمانے پر ایجاد ہو رہے ہیں۔ اشتراکیت بے شک ایک اژدہا ہے۔ جو مُنہ سے شعلے نکالتا ہؤا ہر طرف بڑھتا چلا آتا ہے۔ بے شک اشتراکیت ایک شعلہ ہے۔ جو انسانیت کو بھسم کر دینے کے لئے بھڑک اٹھا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اس شعلہ کے لئے خس و خاشاک کس نے مہیا کیا ہے۔

خود مغربی اقوام میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ جو اس صورتِ حال کے خطروں کو محسوس کرنے لگے ہیں لیکن ابھی ان کی آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔ بیشک ان اقوام کے سربراہ امن امن کی رٹ لگا رہے ہیں۔ لیکن جب تک تمام معاشرہ کی بنیادیں بدلی نہ جائیں گی۔ اس وقت تک کسی خیر کی توقع عبث ہے۔ سب سے عظیم جنگ جو آج بڑی بڑی اقوام کے سامنے ہے۔ وہ تجارت اور صنعت و حرفت کی وہ صورتِ حال ہے۔ جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سب سے بڑی جنگ ہمیں احتکار اور اکتناز کے خلاف لڑنا ہے۔ اگر موجودہ انسان نے اس جنگ میں کامیابی حاصل کر لی۔ تو یقیناً تیسری جنگِ عظیم کا خطرہ ٹل سکتا ہے۔ اور بغیر ایٹم بم یا دیگر ہلاکت کے سامانوں کے انسانیت فتح پا سکتی ہے ورنہ.. ...

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت کا اعلان اخبار الفضل میں ہو چکا ہے۔ کہ شوریٰ کا اجلاس ۱۲ تا ۱۴ مارچ ۱۹۵۷ء کو ہوگا۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا اجلاس کر کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور دفتر ہذا میں اسماء نمائندگان بھجوائیں۔ انتخاب کے وقت ان امور کا خیال رکھیں۔

۱۔ نمائندہ مخلص اور صائب الرائے احمدی ہو۔

۲۔ بڑبولا اور آگے آنے کی خواہش رکھنے والا نہ ہو۔

۳۔ شعار اسلامی کا پابند یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

۴۔ جس جماعت میں انتخاب ہو۔ وہ اسی جماعت میں باقاعدہ اور باشرح چندہ دیتا ہو۔ بقایا دار نہ ہو۔

نوٹ:۔ بقایا دار بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

۵۔ جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں:۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو ۲ نمائندے۔
" " " " " " " ۵۱ تا سَو ہو ۳ "
" " " " " " " ۱۰۱ تا ۲۰۰ ہو ۴ "
" " " " " " " ۲۰۱ تا ۵۰۰ ہو ۶ "
" " " " " " " ۵۰۱ تا ۱۰۰۰ ہو ۸ "
" " " " " " " ۱۰۰۰ سے زائد ہو ۱۲ "

جماعتوں کے امراء اس نسبت سے مستثنےٰ نہیں ہوں گے۔ اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے۔ تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت)

درخواست دعاء

خاکسار کی والدہ ماجدہ راولپنڈی میں بیمار ہیں۔ ربوہ میں میری چچی یعنی اہلیہ صاحبہ بابو عبدالحمید صاحب آڈیٹر پر فالج کا خفیف سا حملہ ہؤا ہے۔ ان دونوں بزرگ ہستیوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ و درازیٔ عمر کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشیر احمد نائب وکیل المال تحریک جدید

شیعہ حضرات کیلئے لمحۂ فکریہ

حضرت علیؓ کا حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت کرنے کا ثبوت

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

چند روز ہوئے لاہور میں برادرم عبداللطیف صاحب کے مکان پر دو شیعہ دوستوں سے میری گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو میں نے ان سے کہا کہ تاریخ طبری میں لکھا ہے۔ کہ حضرت علیؓ نے پہلے دن ہی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا اگر ہو سکے تو ہمیں حضرت علیؓ کی بیعت کے متعلق وہ روایت لکھ کر بھیجدیں۔ سو آج میں اپنا وعدہ بذریعہ الفضل پورا کرتا ہوں۔ تا دوسرے دوست بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔

حضرت علیؓ کا حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنا

ابوجعفر محمد بن جریر الطبری کی کتاب تاریخ الرسل والملوک اسلامی کتب تاریخ میں سے بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے امام ابن جریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر خلافت کے متعلق مہاجرین و انصار کے نزاع کا ذکر کر کے لکھتے ہیں

قال قال عمرو بن حریث لسعید بن زید أشهدت وفاة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال نعم قال فمتی بویع ابوبکر قال یوم مات رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کرھوا ان یبقوا بعض یوم ولیسوا فی جماعة قال فخالف علیه احد قال لا الا مرتد او من قد کاد ان یرتد لولا ان اللّٰہ عز وجل ینقذھم من الانصار قال فھل قعد احد من المھاجرین قال لا تتابع المھاجرون علی بیعته من غیر ان یدعوھم۔

یعنے عمرو بن حریث نے سعید بن زید سے دریافت کیا کہ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت موجود تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اس نے دریافت کیا۔ اچھا ابوبکرؓ کی کب بیعت کی گئی تھی سعیدؓ نے جواب دیا جس دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی۔ انہوں نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ دن کا ایک حصہ بھی بغیر جماعت کے رہیں۔ پھر عمرو نے پوچھا۔ کیا کسی نے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی مخالفت کی۔ سعیدؓ نے کہا کسی نے نہیں کی تھی۔ سوائے اس کے جو مرتد ہو گیا یا جو مرتد ہونے کے قریب تھے۔ اگر اللہ تعالےٰ انہیں اس فتنہ سے جو انصار نے برپا کیا تھا نجات نہ دے دیتا۔ تب عمرو نے پوچھا کیا مہاجرین میں سے بھی کوئی ایسا تھا جس نے بیعت نہ کی ہو۔ سعیدؓ نے جواب دیا۔ کوئی نہیں تھا۔ مہاجرین ایک دوسرے کے پیچھے خود بخود بیعت کرتے چلے گئے بغیر اسکے جوان کو بیعت کے لئے بلایا جاتا۔ اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ سب مہاجرین نے بغیر کسی توقف کے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی اور حضرت علیؓ بھی مہاجرین میں سے تھے۔

اس روایت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم کی جھلک پائی جاتی ہے۔ وہ یہ کہ صحابہؓ نے یہ پسند ہی نہ کیا۔ کہ وہ دن کا کوئی حصہ بغیر جماعت کے رہیں۔ اس لئے انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا علم پا کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ انہوں نے اپنے لئے امام منتخب کیا۔ کیونکہ جماعت کے لئے امام کا ہونا ضروری تھا۔

اس روایت کے بعد امام ابن جریر مندرجہ ذیل روایت ذکر کرتے ہیں۔

"عن حبیب بن ابی ثابت قال کان علیؓ فی بیته اذ اتی فقیل له قد جلس ابوبکر للبیعة فخرج فی قمیص ما علیه ازار ولا رداء عجلاً کراھیة ان یبطئ عنھا حتی بایعه ثم جلس الیه وبعث الی ثوبه فأتاه فتجلله ولزم مجلسه"

(طبری جلد ۴ صفحہ $\frac{۱۸۲۴}{۱۸۲۵}$ واقعات سنہ ۱۱ھ)

یعنے حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے۔ اس نے کہا علیؓ اپنے گھر میں تھے۔ کہ انہیں یہ خبر پہنچی کہ حضرت ابوبکرؓ بیعت لینے لگے ہیں۔ آپ اس وقت ایک لمبی قمیص زیب تن تھے آپ اسی حالت میں جلدی سے باہر نکل گئے۔ تا بیعت کرنے میں آپ پیچھے نہ رہ جائیں۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی۔ اور آپ کے پاس ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر آپ نے ایک شخص کو اپنا کپڑا لانے کو کہا۔ جب وہ لایا۔ تو آپ نے اسے اپنے گرد لپیٹ لیا۔ اور اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔

امام ابن جریر طبری نے پہلے تو مہاجرین اور انصار کے مابین خلافت کے متعلق نزاع کا ذکر کیا ہے۔ پھر اگلی روایت میں یہ بتایا ہے۔ کہ تمام مہاجرین نے بلا استثناء برضا و رغبت حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کی۔ پھر اس کے بعد یہ روایت درج کی ہے۔ جس میں حضرت علیؓ کی بیعت کا خاص طور پر ذکر ہے۔ جن کے متعلق کہا جاتا تھا کہ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی۔ اور امام ابن جریر کا یہ طریق ہے کہ جس روایت کو وہ زیادہ مضبوط اور زیادہ صحیح خیال کرتے ہوں اسے پہلے لاتے ہیں۔ پھر حسب مدارج دوسری روایات کا ذکر کرتے ہیں۔

چنانچہ اس کے بعد آپ ایک اور روایت لاتے ہیں۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ کے بعد جب حضرت فاطمہؓ وفات پا گئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت کی تھی۔ اور اس میں وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں تو لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملتے اور انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ مگر جب آپ وفات پا گئیں تو لوگوں نے ان کی طرف سے اپنا مونہہ پھیر لیا۔

"فلما رأی علیّ انصراف وجوه الناس ضرع الی مصالحة ابی بکر"

پس جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنے مونہہ ان سے پھیر لئے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں ان کی پہلی سی قدر و منزلت نہیں رہی۔ تو وہ حضرت ابوبکرؓ سے مصالحت کیلئے ملتجی ہوئے۔ اور مسجد میں جا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ اور یہی روایت بخاری اور مسلم میں بھی آئی ہے۔ اور امام طبری کے نزدیک پہلی روایات کی نسبت سے یہ روایت ضعیف ہے۔

اور اس روایت میں حضرت علیؓ کی بیعت کی جو وجہ بیان کی گئی ہے۔ وہ نہ صرف یہ کہ عزت نفس اور خودداری کے خلاف ہے۔ بلکہ حضرت علیؓ کو دنیاداروں کی طرح ظاہری عزت و منصب اور جاہ و جلال کا متمنی ثابت کرتی ہے۔

کتب شیعہ سے حضرت علیؓ کی بیعت کا ثبوت

شیعہ حضرات کی کتب احادیث میں بھی حضرت علیؓ کی بیعت کا متعدد روایات میں ذکر آیا ہے۔ چنانچہ فروع کافی للکلینی میں جو شیعہ کے نزدیک فن حدیث کی مستند اور مسلم کتاب ہے۔ حضرت امام ابوجعفر سے منقول ہے کہ جب لوگوں نے ابوبکرؓ کی بیعت کی۔

لم یمنع امیرالمومنین من ان یدعوا الی نفسه الا نظر اللناس وتخوفا علیھم ان یرتدوا عن الاسلام فیعبدوا الاوثان ولا یشھدوا ان لا اله الا اللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ وکان الاحب الیه ان یقرھم علی ما صنعوا من ان یرتدوا عن جمیع الاسلام وانما ھلک الذین رکبوا فاما من لم یصنع ذلک ودخل فیما دخل فیه الناس علی غیر علم ولا عداوة لامیرالمومنین علیه السلام فان ذلک لا یکفره

ولا یخرجہ عن الاسلام فلذالک کتم علی علیہ السلام امرہ و بایع مکرھا حیث لم یجد اعوانا"
(فروع کافی جز ۳ کتاب الروضہ ص۱۲۹ مطبوعہ لکھنؤ)

یعنی امیر المومنین علیہ السلام کو اس امر سے کہ وہ اپنی طرف لوگوں کو بلائیں۔ اس کے سوا کسی اور چیز نے نہ روکا۔ کہ وہ ڈرے کہ لوگ اسلام سے مرتد نہ ہو جائیں۔ اور بتوں کی پرستش کرنے لگیں۔ اور کلمہ شہادتیں لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ترک کر دیں۔ اور آپ نے یہ زیادہ پسند کیا۔ کہ خلافت کے معاملہ میں لوگوں نے جو غلطی کی ہے۔ اسی تک رہیں۔ اور پورے اسلام سے مرتد نہ ہوں۔ وہ لوگ جو سوار ہوئے۔ یعنی اس کے باغی تھے۔ وہ تو ہلاک ہو گئے۔ لیکن جو لوگ بغیر علم کے اور امیر المومنین علیہ السلام سے عداوت رکھے۔ بغیر اس امر میں داخل ہوئے۔ تو ان کا فعل نہ انہیں کافر بناتا ہے۔ اور نہ اسلام سے خارج کرتا ہے۔ پس اس لئے علی علیہ السلام نے اپنے معاملہ کو پوشیدہ رکھا۔ اور حالات پیش آمدہ سے مجبور ہو کر حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ کیونکہ آپ کو مددگار نہ ملے۔

اس روایت میں جو شیعہ حضرات کی مسلمہ معتبرہ کتب احادیث سے ماخوذ ہے۔ حضرت علیؓ کے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت کرنے کی وجہ مددگاروں کا نہ ملنا بیان کی گئی ہے۔ اور اپنی خلافت کے امر کو چھپانے اور اس کی طرف لوگوں کو نہ بلانے کی وجہ لوگوں کے بکلی اسلام سے مرتد ہو جانے کا اندیشہ بتایا گیا ہے۔ گویا حضرت علیؓ نے لوگوں کے گمراہ اور مرتد ہو جانے کے خوف سے امر حق کو چھپایا۔ اور امر باطل کو اختیار کیا۔ حالانکہ ایسا کرنا قرآن مجید کی رو سے ناجائز ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم"

یعنی اے ایماندارو۔ تمہیں اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ اور تمہیں لوگوں کو حق کی طرف دعوت دینی چاہیئے۔ اور اگر اس وجہ سے لوگ گمراہ ہوتے ہوں تو ہوں۔ کیونکہ اگر تم اپنے آپ کو صراط مستقیم اور ہدایت پر قائم رکھو گے۔ تو کسی کا گمراہ ہو جانا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

ایک اور مقام پر اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔ کیا اگر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم فوت ہو جائیں۔ یا قتل کئے جائیں۔ تو تم مرتد ہو جاؤ گے۔ اور اپنی ایڑیوں پر واپس چلے جاؤ گے یاد رکھو۔ ومن ینقلب علیٰ عقبیہ فلن یضر اللّٰہ شیئًا و سیجزی اللّٰہ الشاکرین۔" کہ جو کوئی مرتد ہو گا۔ تو وہ اللّٰہ تعالیٰ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور شاکروں کو اللّٰہ تعالیٰ نہایت اچھا بدلہ دے گا۔

اور مددگار نہ ملنے کی وجہ بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ ابو جرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ابو سفیان حضرت علیؓ کے پاس آئے۔ اور بحالت ناراضگی کہنے لگے۔ کہ خلافت قریش کے کمزور اور ادنیٰ قبیلہ میں چلی گئی ہے۔ بخدا اگر آپ چاہیں۔ تو میں سواروں اور پیادوں سے اس کے لئے جنگ برپا کر سکتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے جواب دیا۔

یا ابا سفیان طال ما عادیت الاسلام و اھلہ فلم تضرہ بذالک شیئًا انا وجدنا ابابکر لھا اھلا"

یعنی اے ابو سفیان تم نے لمبے زمانہ تک اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی کی۔ اور تم کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ یاد رکھو یقیناً ہم نے ابوبکرؓ کو خلافت کا اہل پایا ہے۔ اس لئے ان کی خلافت کو تسلیم کیا ہے۔

الغرض جو وجوہات حضرت علیؓ کی بیعت کی روایات شیعہ میں بتائی گئی ہیں۔ وہ حضرت علیؓ جیسے متقی راستباز اور حق کے شیدائی اور قیام حق کے لئے جان تک دینے سے دریغ نہ کرنے والے وجود کے متعلق قطعاً ناقابل تسلیم ہیں۔

۷ فروری کو صدر جمہوریہ پاکستان نے حضرت علی کرم اللّٰہ وجہہ کے چودہ سو سالہ جشن ولادت کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔

"میدان جنگ میں آپ کی بہادری مسلمانوں کی تاریخ کا درخشندہ باب ہے۔ ...... آج بھی جب مسلمان سپاہی میدان جنگ میں اترتا ہے تو وہ دشمن کی صفوں پر حملہ کرنے سے پہلے "یا علی" کا نعرہ ضرور بلند کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا نعرہ ہے۔ جس کے زیر اثر خوف اور خطرات ہمت اور بہادری سے بدل جاتے ہیں۔"

پس اسلام کے ایسے بہادر سپوت کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ انہوں نے دب کر بمجبوری حالات حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو ناجائز سمجھتے ہوئے آپ کی بیعت کی تھی۔ ایک نہایت مکروہ عقیدہ ہے۔ حضرت علیؓ نے خود اپنے خط میں جو آپ نے معاویہؓ کے نام لکھا۔ خلفائے ثلاثہ کی خلافت کے برحق ہونے کا اقرار کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابابکر و عمر و عثمان علیٰ ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یرد و انما الشوریٰ للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علیٰ رجل و سمّوہ اماماً کان ذالک للّٰہ رضی"
(نہج البلاغۃ مطبوعہ طہران ص۱۸۹)

یعنی میری ان لوگوں نے بیعت کی ہے۔ جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کی بیعت کی تھی پس حاضر کے لئے بیعت کرنے کے سوا اور کوئی راہ پسندیدگی کی نہ رہی۔ اور نہ غائب کے لئے اس کا رد کرنا جائز ہے۔ شوریٰ صرف مہاجرین اور انصار کا حق ہے۔ اگر وہ کسی شخص پر اتفاق کر لیں۔ اور اسے امام قرار دے لیں۔ تو اسی میں خدا کی رضا ہے۔

اس خط میں حضرت علیؓ نے جس دلیل سے معاویہؓ پر اپنی خلافت کا برحق ہونا ثابت کیا ہے۔ وہ وہی دلیل ہے جس سے حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت حقہ ثابت ہوئی۔ اور وہ مہاجرین و انصار کا باہمی مشورہ سے کسی کو امام چن لینا ہے۔ اور جسے وہ چن لیں۔ وہی خدا کے نزدیک بھی امام ہے۔ پس حضرات خلفائے ثلاثہ کی خلافت کے برحق ہونے کا اس سے بڑھ کر شیعہ حضرات کو کونسا ثبوت درکار ہے۔ اسی طرح شیعوں کی کتاب "منار الھدیٰ فی اثبات النص علی الائمۃ الاثنا عشر" میں اس کے مؤلف شیخ علی البحرانی نے حضرت علیؓ کا ایک خطبہ درج کیا ہے۔ جس میں حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ کہ جب میں نے دیکھا۔ کہ لوگ اسلام سے مرتد ہو رہے ہیں۔ اور دین اللّٰہ اور امت محمدؐ کو مٹانے کے درپے ہیں۔ تو میں نے اس خیال سے کہ اگر اس وقت میں اسلام کی مدد نہ کروں۔ تو ڈر ہے۔ کہیں اسلام کو عظیم الشان صدمہ نہ پہنچے اور یہ کہ ولایت کا معاملہ تو چند روزہ متاع ہے۔ جو ایسے زائل ہو جائے گی جیسے بادل پھٹ جاتے ہیں۔

"فمشیت عند ذلک الیٰ ابی بکر فبایعتہ"
(منار الہدیٰ ص۳۷۲-۳۷۳)

پس اس خیال کے آنے پر میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس چلا گیا۔ اور میں نے آپ کی بیعت کر لی۔ یہ روایت بھی ان روایتوں کو ردّ کرتی ہے۔ جن میں یہ ذکر آتا ہے۔ کہ حضرت علیؓ کو جبراً گھر سے بیعت کے لئے لے جایا گیا۔ اس جگہ حضرت علیؓ نے بیعت کی وجہ بھی بتا دی ہے۔ اور یہ کہ وہ مجبوراً نہیں بلکہ برضاء و رغبت بیعت کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے تھے۔

بہرحال کچھ بھی ہو۔ سنّی اور شیعہ روایات اس امر پر متفق ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت خلافت کی تھی۔ اور ان کے بیعت کر لینے کے بعد شیعہ صاحبان کے لئے حضرت خلفائے ثلاثہ کی خلافت کے انکار کے لئے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اگر ضد سے کوئی نہ مانے تو اور بات ہے۔ لیکن منکرین شیعہ حضرات کے لئے سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ جب حضرت علیؓ نے خود حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر کے ان کی خلافت کو تسلیم کر لیا۔ تو ان کے پیرووں کے لئے حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کا انکار کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔

دوسرا سوال فدک کی وراثت کے متعلق تھا۔ اس کے متعلق انشاء اللّٰہ تعالیٰ پھر لکھوں گا۔

ترک سیاح جناب الحاج عثمان ارسلان کی تقریر:

ربوہ ۱۹ فروری۔ مورخہ ۱۸ فروری بروز اتوار نماز عصر کے بعد احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ترک سیاح جناب الحاج عثمان ارسلان نے جو آج کل پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور ربوہ آئے ہوئے ہیں۔ عربی زبان میں "المسلمون فی العالم" کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارت کے فرائض جناب مولانا ابو العطاء صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن نے ادا فرمائے۔ جناب عثمان ارسلان۔ چین جاپان کوریا۔ بلاد عربیہ اور مشرق وسطیٰ کے دیگر اسلامی ممالک کا دورہ کر چکے ہیں، آپ نے مختلف ممالک میں مسلمانوں کی حالت پر روشنی ڈالی۔ اور فرمایا میں نے متعدد بیماریوں اور خرابیوں کی نشاندہی کر دی ہے۔ علاج کے متعلق آپ لوگ خود غور کر سکتے ہیں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے کہا۔ ربوہ میں جو جذب و اخلاص اور دین کے ساتھ شغف میں نے دیکھا ہے۔ وہ از حد قابل قدر ہے۔ مزید کہا۔ کہ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ لوگ مشرق و مغرب میں اسلام پھیلا رہے ہیں۔ اور اس طرح خدمت دین کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ تقریر کے اختتام پر سامعین نے عربی زبان میں بعض استفسارات کئے۔ جن کے جناب عثمان ارسلان نے جواب دئے۔ آخر میں صاحب صدر نے عربی زبان میں تقریر کرتے ہوئے جناب ارسلان کا شکریہ ادا کیا۔ (نامہ نگار)

تا توانی جہد کن از بہر دیں باجان و مال
تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفریں
(مسیح موعودؑ)

جب تک اور جہاں تک ہو سکے جان اور مال کے ساتھ دین کے لئے کوشش کر۔ تا کہ تو خداوند عرش کی طرف سے سینکڑوں شاباش کی خلعت پائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد چندہ دینے والوں کے لئے بھی ہے۔ اور چندہ جمع کرنے والوں کے لئے بھی۔ پس تمام احباب کو حد امکان تک کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر جماعت کے چندوں کا بجٹ اخیر سال یعنی ۳۰ر اپریل تک سو فیصدی پورا ہو جائے ۔ صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب صرف دو ماہ باقی ہیں اس وقت تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں صدر انجمن احمدیہ کے محاصل میں قریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی کمی ہے۔ پچھلے سالوں کا تجربہ یہ ہے کہ جماعتیں آخری دو تین مہینوں میں پہلے سے زیادہ محنت اور جدوجہد کر کے اس کمی کو پورا کر دیا کرتی ہیں۔ لیکن اس سال ان دنوں اندر میں کچھ کمی ہے۔ پس میں تمام جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اس طرف خاص توجہ کریں اور چندہ کی وصولی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں تا یہ کمی جلد از جلد بیشی میں بدل جائے۔ یاد رکھئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۶ء مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۶ء میں فرمایا تھا کہ "چاہیے سال کے آخر میں چندے کی مقدار میں ایک پیسہ کی بھی کمی ہو۔ دشمن کو شور مچانے کا موقع ملے گا" پس یہ سال ہمارے لئے بہت ہی اہم ہے۔ اور احباب کو چاہیئے کہ سابقہ سالوں سے بھی زیادہ محنت اور کوشش کر کے نہ صرف بجٹ ہی پورا کریں۔ بلکہ اس سے زیادہ رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور کرم سے جماعت کو لگاتار ترقی عطا فرما رہا ہے۔ افراد کے لحاظ سے بھی اور افراد کی آمدنی کے لحاظ سے بھی۔ پس چندہ کی وصولی میں بھی اس کے مطابق ایزادی ہونی چاہیئے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ چندہ یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ایک ایسا فرض ہے۔ جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ حجرات ع ۲ میں فرمایا ہے۔ انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصّٰدقون۔ مومن صرف وہی لوگ ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر انہوں نے کسی قسم کے شک و شبہ کو داخل نہ ہونے دیا۔ اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں پوری پوری کوشش کی۔ وہی ہیں جو (اپنے دعویٰ ایمان میں) سچے ہیں

پھر سورۃ بقرہ ع ۳۷ میں فرمایا۔ یاایھا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم باٰخذیہ الا ان تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید۔ الشیطٰن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا واللہ واسع علیم۔ یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا وما یذکر الا اولوا الالباب۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ان اچھی چیزوں میں سے خرچ کرو۔ جو تم نے کمائی ہیں۔ اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمہاری خاطر زمین میں سے نکالیں اور ردی قصد کیا کرو کہ بری چیزوں میں سے خرچ کرو۔ حالانکہ تم خود بھی انہیں نہ لو سوائے اسکے کہ اس میں تمہیں نظر نیچی کرنی پڑے۔ خوب جان لو کہ اللہ تو غنی اور صاحب تعریف ہے۔ شیطان تمہیں تنگدستی کا ہی وعدہ دیتا ہے (یعنی شیطان کی پیروی کر کے تم سوائے تنگدستی کے اور کیا امید رکھ سکتے ہو) اور وہ تمہیں کھلی کھلی بے حیائی پر ابھارتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی بخشش اور اپنے فضل کا وعدہ دیتا ہے۔ اور اللہ تو بہر حال وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے۔ دانائی بخشتا ہے۔ پس جسے دانائی عطا کی گئی اسے بہت زیادہ خیر و برکت نصیب ہوئی۔

یہی نہیں کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ یا مومنوں کا فرض ٹھہرایا گیا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کریں۔ بلکہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اس شک و شبہ سے بالا کتاب سے صرف وہی لوگ ہدایت حاصل کر سکتے ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔ فرمایا۔ الٓمّٓ ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ○ یہ الٰہی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت دینے والی ہے متقیوں کو۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ نماز کو

(باقی صفحہ ۸ پر)

فہرست چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ذیل میں چندہ مرمت مقدس مقامات قادیان کی وہ فہرست درج کی جاتی ہے جس کی رقوم سابقہ اعلان کے بعد موصول ہوئی ہیں۔ یہ فہرست ۳۰ر جنوری ۱۹۵۷ء تک کی وصول شدہ رقوم کی ہے۔ چونکہ فہرست لمبی تھی اور الفضل میں گنجائش کم ہوتی ہے۔ اسلئے اختصار کے خیال سے اس فہرست میں صرف وہی رقوم دکھائی گئی ہیں۔ جو دس روپے یا اس سے اوپر کی ہیں۔ اور آخر میں دس روپے سے کم والی رقوم کی مجموعی میزان دے دی گئی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تھوڑا چندہ دینے والے کم ثواب کے مستحق ہیں۔ ثواب تو در اصل چندہ دینے والے کی نیت اور اس کے حالات پر منحصر ہوتا ہے۔ اور خدا کی طرف سے ہر شخص اپنے اخلاص اور قربانی کی بناء پر ثواب پاتا ہے۔ پس میں ان سب دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس ضروری مد میں چندہ دیا ہے۔ خواہ انہوں نے تھوڑا چندہ دیا ہے یا کہ زیادہ۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اپنی حیثیت اور طاقت سے کم چندہ دینے والا شخص اتنا ثواب نہیں پاتا۔ جیسا کہ وہ شخص پاتا ہے۔ جو کہ اپنی حیثیت کے مطابق بلکہ اس سے بڑھ کر چندہ دیتا ہے۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ناظر حفاظت مرکز ربوہ ۱۲/۲/۵۷

نمبر	نام	رقم
(۱)	ظہور احمد صاحب بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ حسب تفصیل	۴۰-۰-۰
(۲)	نذیر احمد صاحب سکرٹری مال کراچی	۱۷-۰-۰
(۳)	فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید از جماعت احمدیہ گوجرانوالہ حسب تفصیل	۲۴-۰-۰
(۴)	ملک محمد مستقیم صاحب بواسطہ ملک نذیر احمد خاں صاحب منٹگمری	۱۰-۰-۰
(۵)	صوفی غلام محمد صاحب چک نمبر ۲۷/۴ کاچھیلو سندھ	۱۳-۸-۰
(۶)	محمد عثمان صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ قصور	۱۰۳۰-۴-۰
(۷)	ظفر اللہ صاحب سکرٹری مال نواب شاہ سندھ	۲۸-۸-۰
(۸)	ولایت محمد صاحب کنری سندھ	۱۵-۱۵-۹
(۹)	سعید احمد صاحب نوکوٹ ضلع تھر پارکر سندھ حسب تفصیل	۳۷-۰-۰
(۱۰)	لجنہ اماء اللہ کراچی حسب تفصیل	۷۵-۰-۰
(۱۱)	جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر	۱۰-۰-۰
(۱۲)	نعمت اللہ صاحب چک نمبر ۵۹ رتن ضلع لائل پور	۲۴-۴-۰
(۱۳)	محمد سعید صاحب سکرٹری مال ملتان	۶۹-۰-۰
(۱۴)	مرزا منیر احمد صاحب نیلی بار کاٹن فیکٹری عارف والا	۱۰۰-۰-۰
(۱۵)	دین محمد صاحب جماعت احمدیہ نواں کوٹ احمدیاں سندھ	۱۱-۰-۰
(۱۶)	ملک سراج دین صاحب زرگر ڈسی ضلع گوجرانوالہ	۲۰-۰-۰
(۱۷)	ملک صاحب خان صاحب نون سول لائن سرگودھا	۵۰-۰-۰
(۱۸)	صوبیدار عزیز الدین صاحب کالرا دیوان سنگھ ضلع گجرات	۱۰-۰-۰
(۱۹)	نور الدین صاحب زرگر ڈسی ضلع گوجرانوالہ	۱۳-۰-۰
(۲۰)	ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری لاہور	۱۰۰-۰-۰
(۲۱)	سردار بشیر احمد صاحب پسر سردار محمد یوسف صاحب مرحوم ایڈیٹر نور کراچی	۱۰-۰-۰
(۲۲)	نذیر بیگم صاحبہ زوجہ عبدالحکیم صاحب چک نمبر ۶۰ ج ب لائل پور	۱۲-۰-۰
(۲۳)	خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب فیروز پور روڈ لاہور	۲۰-۰-۰
(۲۴)	مرزا ظہیر الدین صاحب سکرٹری مال جیکب آباد	۱۴-۰-۰
(۲۵)	اللہ دتہ صاحب تپوکی لاہور	۱۰-۰-۰
(۲۶)	محمد رمضان صاحب گکھیانہ	۲۹-۰-۰
(۲۷)	میجر حبیب اللہ خان صاحب پاک آرٹیلری جہلم	۱۰۰-۰-۰
(۲۸)	نذیر احمد صاحب حلقہ محمد نگر لاہور	۲۰۰-۰-۰
(۲۹)	سردار ثریا صاحبہ ربوہ	۱۰-۰-۰
(۳۰)	حکیم مبارک احمد صاحب گوجرانوالہ از چوہدری نذیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ	۱۰-۰-۰
(۳۱)	عبد الرشید صاحب انبالوی دار الرحمت ربوہ	۱۰-۰-۰
(۳۲)	غلام رسول صاحب ولد عطا محمد صاحب تلونڈی بھنڈراں ضلع سیالکوٹ	۱۰۰-۰-۰
(۳۳)	وکالت مال ربوہ بحساب جماعت احمدیہ نیروبی	۱۱-۵-۰

(باقی صفحہ ۸ پر)

چندہ تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں

۳۱ جنوری تک سو فیصدی وعدہ پورا کرنیوالے مخلصین

ذیل میں کراچی کے بعض احباب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ ان کے کارکنان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کے وعدوں کو حتی الوسع ۳۱ مارچ تک سو فیصدی پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

کراچی

شیخ بشیر احمد صاحب ٹال کوئٹہ مارٹن روڈ کراچی ۸/-
چوہدری حمید احمد صاحب F/11 " " ۱۶/-
محمد اشرف صاحب " " ۱۳/-
عبدالباسط صاحب " " ۲۰/-
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی معہ اہلیہ و بچگان۔ جیکب لائینز ۴۴/-

اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ انہوں نے جب سے دفتر دوم میں حصہ لینا شروع کیا ہے۔ اس وقت تک اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کی طرف سے ہر سال اضافہ سے دیتے آئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزا۔ اس سال بھی وعدہ کے ساتھ ادا فرمایا ہے۔

مستری سلطان جہانگیر صاحب " " ۱۸۳/-

دفتر دوم میں مستری صاحب کی یہ قربانی جو نہ صرف وعدہ ہی ہے بلکہ وعدے کے ساتھ ادا بھی کر دیا ہے۔ ان احباب کو جو ان کے ہم پیشہ ہیں خصوصیت سے توجہ دلاتی ہے کہ وہ بھی دفتر دوم میں شاندار قربانی کریں۔ دفتر اول کے اکثر مجاہد اپنی ایک ایک ماہ کی آمد تمام طور پر دیتے رہے ہیں بلکہ ایک حصہ تو دو دو تین تین ماہ سے بھی زیادہ دیتا رہا ہے۔

پس دفتر دوم کے مجاہدوں کو بھی اپنی ماہوار آمد کے مقابل میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

- اگر ایک ماہ کی آمد سالانہ تحریک کو دیں تو شاندار قربانی ہوگی۔ اگر اس سے بڑھ کر زیادہ دیں تو یہ نوراً علےٰ نور ہے۔ اور ان کے لئے جو اس قدر دینے میں تنگی محسوس کرتے ہیں انکو حضور ایدہ اللہ نے کم از کم یہ راستہ بتایا ہے کہ وہ ماہوار آمد کا پچاس فی صدی یا ۳۳ فی صدی یا ۲۵ فیصدی دیں تو اچھی قربانی ہوگی۔ بلکہ ۱۹۴۹ء میں جہاں حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید دفتر دوم کے وعدے اور وصولی کو خدام الاحمدیہ کے ذمہ لگایا ہے وہاں فرمایا ہے کہ میں وعدوں میں اور رعایت دیتا ہوں کہ وہ اپنی ماہوار آمد کا ۲۰ فیصدی سالانہ ادا کر دیں۔ پس دفتر دوم کے ایسے احباب اپنے وعدوں کو اس معیار کے مطابق کرنے ہوئے کوشش کریں۔

کہ ادائیگی ۳۱ مارچ تک سو فیصدی ہو جائے

قاضی محمود جاوید اسد صاحب مارٹن روڈ کراچی ۳۰/-
قریشی عبدالقیوم صاحب حلقہ شرقی " ۶۰/-
ملک محمد عالم صاحب " " ۵/-
چوہدری رحمت اللہ صاحب و غلام محمد صاحب غیر احمدی " " ۵۰/-

اللہ تعالےٰ نے بعض غیر احمدیوں کو بھی توفیق بخشی ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے اس جہاد میں حصہ لیں۔ تحریک جدید کے پہلے انیس سالہ سابقون الاولون کے دور میں بعض غیر احمدی اور بعض غیر مسلم بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ ایک غیر مسلم نے متواتر انیس سال تک شاندار قربانی سے حصہ لیا۔ اور انیسویں سال میں ان کا وعدہ ۵۰۰/- ادا ہوا۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالےٰ ان غیر احمدی دوستوں کو احمدیت میں شامل ہونے اور اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ ہو کر قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

ماسٹر بشیر احمد و ماسٹر امیر احمد صاحبان " " ۵۵/-
مسہراب خانصاحب احمدیہ ہال حلقہ صدر " ۱۰/-
میر محمد اسلم صاحب طالبعلم حلقہ جنوبی ۳۰/-
سید بشیر احمد صاحب حلقہ گولیمار کراچی ۵/-
عبدالکریم صاحب عباسی " " ۱۲/-
خواجہ محمد اسلم صاحب ناظم آباد " " ۳۱/-
محمد اکرام ابن خواجہ محمد اسلم صاحب " " ۶/-
محمد ظفر اللہ صاحب بٹ لالو کھیت ۹۶/۲ " ۲۰/۶
بیگم صاحب ایم۔ اے خورشید صاحب " " ۲۵/-
ریاست علی صاحب گولیمار " " ۹/۸
خواجہ محمد الدین صاحب ٹھیکیدار گولیمار " ۷/-
سید نبی حسن صاحب حلقہ سعید منزل ۱۰/-
محمد اقبال صاحب " ۱۱/-
منیر احمد و نیروز علی صاحبان حلقہ مارٹن پیڈرو " ۲۱/-
سید ناصر احمد صاحب (حلقہ مرزڈہ) " ۲۵/-
قریشی علی محمد و انور علی صاحب " " ۷/۸
عبدالکریم صاحب حلقہ " " ۵/-
میمونہ اختر اہلیہ رشید احمد صاحب محمود " ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ قریشی محمد اسحٰق صاحب الٰہی بخش کالونی ۱۱/۸
شیخ ناصر احمد صاحب ظفر " ۵/-
کارپورل ملک نیاز احمد صاحب حلقہ ڈرگ روڈ ۸۳/-
سید رضا حسین صاحب ٹمادی " " ۵/-
چوہدری اعجاز احمد صاحب " " ۱۰/-
ایک غیر احمدی دوست (نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے) ۱۰/-
محمد اسلم صاحب حلقہ ڈرگ روڈ ۸/-

عزیزہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب لجنہ ۲۱/-
میاں محمد رمضان صاحب کراچی ۶۵/-
نصرت بیگم اہلیہ ممتاز احمد صاحب " ۱۷/-
عائشہ بیگم اہلیہ خادم حسین صاحب " ۶/۸
شیخ ممتاز رسول صاحب " ۱۰/-
شیخ کرم دین صاحب اکرم " ۵۲/-
شاہ زل بیگم ہمشیرہ رشیع الزمان حق " ۶/-
امۃ الرشید اہلیہ میر نور احمد صاحب تاپور ۱۰/-

کوئٹہ

محمد عبدالکریم صاحب غازی کوئٹہ ۶/۴
سعیدہ فرخندہ خانم صاحبہ ۶/-
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایم۔ اے رشید صاحب ۱۴/-
اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالرشید صاحب ۶/-
ملک نذیر احمد صاحب ۵/-
سعیدہ نیا ضہ خانم صاحبہ ۶/-
نصرت جہاں بیگم اہلیہ محمود احمد صاحب کوئٹہ ۶/-
اہلیہ صاحبہ محمد لطیف صاحب شاکر ۱۰/-
پیر نصیر الدین صاحب ۱۳/-
چوہدری محمود احمد صاحب ۶/۸
محمد شفیع صاحب انور ۱۱/-
اہلیہ صاحبہ کریم بخش ڈرائیور ۷/۸

اہلیہ صاحبہ نور الحق خانصاحب ۱۰/-
عبدالرحمٰن خانصاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۲۵/-
اہلیہ صاحبہ اللہ دتہ صاحب ڈار ۷/-
اہلیہ صاحبہ محمد عبداللہ صاحب ۷/۸
اہلیہ صاحبہ عبداللطیف صاحب رنگریز ۷/-
اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالکریم صاحب ۶/-
چوہدری مسعود احمد صاحب لودھی ۶/۸
عبداللطیف صاحب مقدم ۵/-
مستری عبدالغنی صاحب ۵/۵
بشیر احمد صاحب معرفت انٹرنیشنل ریڈیوز ۵/-
واحد علی صاحب ٹیلر ۱۰/-
جیواں بی بی بیوہ عبدالعزیز صاحب ۵/-
حوالدار عبدالحمید صاحب ۱۲/-
مرزا محمد احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۴۳/۸
مستری محمد صدیق صاحب ۵/۸
نذیر احمد صاحب فطانہ ۹/-
محمد ادریس صاحب ۲۰/-

سہ ماہی نصاب

پندرہ فروری سے پندرہ اپریل

دوسری سہ ماہی میں مطالعہ کے لئے مجلس مرکزیہ کی طرف سے کتاب "منصب خلافت" مقرر کی جاتی ہے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے کہ وہ خدام کو اس کتاب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائیں۔ مقامی طور پر اس کتاب کے درس کا بھی انتظام کیا جائے۔ پندرہ اپریل سے قبل وہ خدام کا امتحان لیکر نتیجہ سے مرکز کو اطلاع کر دیں۔

قائدین کوشش فرمائیں کہ ان کی مجلس کا ہر خادم اس کتاب کا مطالعہ کرے اور پھر امتحان میں شامل ہو۔ اگر آپ مرکز کی سکیم کے ماتحت کتب خود خرید کر مطالعہ فرمائیں گے تو نہ صرف یہ کہ آپ کی علمی بنیاد مضبوط ہوگی۔ بلکہ آپ کے پاس ایک اچھی اور مختصر لائبریری بھی ہو جائے گی

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

چکوال میں بزم حسن بیان کی تشکیل

مؤرخہ ۱۰/۲ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ چکوال میں ایک اجلاس زیر صدارت محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ منعقد ہوا جس میں بزم حسن بیان کی تشکیل عمل میں لائی گئی اور مندرجہ ذیل عہدیداران سال رواں کے لئے منتخب کئے گئے۔

پریذیڈنٹ ۔ اورنگ زیب صاحب خادم متعلم گورنمنٹ کالج چکوال
جنرل سیکرٹری ۔ خواجہ اقبال احمد صاحب۔
خزانچی ۔ منیر احمد صاحب

خاکسار خواجہ اقبال احمد ابن خواجہ محمد شفیع صاحب۔ بی اے ایل ایل بی چکوال

درخواستہائے دعا

(۱) میرے لڑکے محمد معین اختر کا میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ فضل حق احمدی چک ۳۳۲ گ ب۔ R.B لائلپور

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ کے پیٹ کا اپریشن مشن ہسپتال میں ہوا ہے سخت نڈھال اور کمزور ہے بندہ خود بھی بیمار ہے بیرون گیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

محمد عبداللہ دارالتجارت الٰہی شفا خانہ رام تلائی سیالکوٹ

صنعتی اداروں کے دعاوی کی تصدیق کا کام اواخر اپریل ۱۹۵۷ء تک مکمل ہو جائے گی

ابتدائی کارروائی صرف لاہور اور کراچی میں ہوگی

لاہور ۱۹ فروری۔ مرکزی وزارتِ بحالیات نے کلیمز کمشنر کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ متروکہ صنعتی اداروں سے متعلقہ دعاوی کی تصدیق انہی مقامات پر ہوگی جہاں یہ دعاوی داخل کئے گئے تھے۔ آج اس سلسلہ میں متعلقہ حکام کو نئی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

اس تجویز کی منظوری سے وزارتِ بحالیات کا سابقہ حکم منسوخ متصور ہوگا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ

"متروکہ صنعتی اداروں کے متعلقہ دعاوی کی تصدیق صرف لاہور اور کراچی میں ہوگی"...

مہاجر حلقوں کی طرف سے اس حکم کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا تھا اور یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ اس طرح دور افتادہ اضلاع میں مقیم مہاجرین کو شہادتیں پیش کرنے کے لئے غیر معمولی اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ تاہم متروکہ صنعتی اداروں کے متعلقہ دعاوی کی تصدیق کے سلسلہ میں ابتدائی کارروائی لاہور اور کراچی میں ہی ہوگی۔ اس کارروائی کی نوعیت صرف یہ ہوگی کہ موجودہ دعاوی کے اندراجات کا مقابلہ صنعتی اداروں کے مہاجر الاٹیوں کی ان درخواستوں سے کیا جائے گا جو انہوں نے الاٹمنٹ حاصل کرنے کے لئے انڈسٹریل ری ہیبلی ٹیشن بورڈ کے روبرو پیش کی تھیں۔ اور اگر کسی مہاجر الاٹی کے موجودہ دعویٰ اور سابقہ درخواست کے اندراجات میں فرق ہوا تو متعلقہ کلیمز کمشنر کو اس سے آگاہ کر دیا جائے گا۔

اس کام کے لئے دس افسر مقرر کئے گئے ہیں اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ انڈسٹریل ری ہیبلی ٹیشن بورڈ کے سیکرٹری کے تعاون سے یہ کارروائی زیادہ سے زیادہ ایک ماہ میں ختم کر دیں۔

بعد ازاں دعاوی کی تصدیق کے سلسلہ میں بقیہ کارروائی مزید ایک ماہ میں لازمی طور پر ختم کی جائے گی۔ بالفاظ دیگر امید کرنی چاہئے کہ صنعتی اداروں سے متعلقہ دعاوی کی تصدیق کا سارا کام اپریل ۵۷ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

وزارت بحالیات کے سابقہ حکم کی بنا پر صنعتی اداروں سے متعلقہ جو دعاوی لاہور اور کراچی میں جمع کئے گئے ہیں ان کی تعداد ان کی تعداد تقریباً ۲۶۰۰ بیان کی جاتی ہے جن میں سے تقریباً ۱۲۰۰ دعاوی لاہور آفس میں جمع ہیں مزید بتایا گیا ہے کہ جب تک لاہور اور کراچی میں صنعتی اداروں سے متعلقہ دعاوی کی ابتدائی تصدیق کے لئے متذکرہ نوعیت کی کارروائی مکمل نہیں ہو گی۔ اس وقت تک صرف ان مہاجرین کے دعاوی کی تصدیق کے لئے کارروائی ہوتی رہے گی۔ جنہوں نے ہندوستان میں صنعتی ادارے چھوڑے تھے لیکن پاکستان میں انہیں کسی صنعتی ادارے کی الاٹمنٹ نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ ان مہاجرین کے دعاوی کی بھی تصدیق کا کام ہوگا۔ جو کسی وجہ سے بہت جلد پاکستان سے باہر جا رہے ہیں۔

طالب والا کا پل کھول دیا گیا

لاہور ۱۹ فروری۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق طالب والا کے نزدیک دریائے چناب پر کشتیوں کا پل آمد و رفت کے لئے کھول دیا گیا ہے۔

صوبائی وزراء کے دورے

لاہور ۱۹ فروری مغربی پاکستان کے وزیر خوراک و سول سپلائز مسٹر علی احمد خاں تالپور ان دنوں صوبے کے جنوبی ڈویژنوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ ۲۲ فروری کو سبی جائیں گے وزیر موصوف اپنے دورہ میں راشن کے علاقوں میں اناج کی تقسیم کا معائنہ کریں گے اور زیادہ خوراک اگاؤ کی مہم کے سلسلے میں جو کام ہو رہا ہے اس کا جائزہ لیں گے۔ آپ ۲۶ فروری کو بذریعہ تیزگام لاہور واپس آ جائیں گے۔

مغربی پاکستان کی نائب وزیر معاشرتی بہبود بیگم جی۔ اے خان پشاور کے چار روزہ دورے پر جا رہی ہیں۔ جہاں آپ دیہی امداد کے تربیتی ادارے انڈسٹریل ہوم اور انڈسٹریل سکول کا معائنہ کریں گی۔ آپ بچوں اور صحت کے مراکز بھی دیکھیں گی اور ۲۳ فروری کو لاہور واپس آ جائیں گی۔

لاہور بازار صرافہ

لاہور ۱۹ فروری۔

سونا پاسہ	۱۱۲/۰	سونا تیزاب	۱۱۱/۰
پاؤنڈ	۷۵/۰	چاندی عقوبی	۱۷۶/۸
چاندی سکہ	۱۲۲/۰	چاندی تیزاب	۱۸۵/۰

گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں متعدد الجزائری شہید اور گرفتار ہوئے

فرانس سے بات چیت کرنے پر قومی محاذ آزادی کی آمادگی

الجزائر ۱۹ فروری۔ دو سال پرانی جدوجہد آزادی میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں ڈیڑھ سو الجزائری فرانسیسی بربریت کا شکار ہوئے ہیں۔ ان میں سے پچپن افراد ایک جھڑپ میں کام آئے اور ۶۵ حریت پسند مغربی الجزائر میں مختلف جھڑپوں میں شہید ہوئے کا یہاں ایک سرکاری اعلان جاری ہوا جس میں کہا گیا ہے کہ ۲۰ جنوری سے اب تک ایک سو ۶۰ حریت پسندوں اور ان کے لئے فنڈ جمع کرنے والے ایک سو ۶۰ افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ کل کی اطلاعات کے مطابق مختلف مقامات پر فرانسیسی افواج سے جھڑپوں میں ایک سو حریت پسند شہید اور بیسیوں گرفتار ہوئے ہیں

دریں اثنا اقوام متحدہ میں الجزائر کے قومی محاذ آزادی نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا کہ وہ اقوام متحدہ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے الجزائر کی آزادی کے بارے میں فرانس سے بات چیت کرنے پر آمادہ ہے۔ یہ بیان نوطی قتول کی الجزائر کے متعلق قرارداد کی جنرل اسمبلی میں منظوری کے بعد جاری ہوا۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ الجزائر کے عوام اور فرانس اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ایک دوسرے سے بات چیت کریں جس کی بنیاد ان کی آزادی کے پیدائشی حق پر رکھی گئی ہے۔

قبرصیوں پر گولی چلا دی

لماسول (قبرص) ۱۹ فروری۔ برطانوی حفاظتی افواج نے یہاں ایک موٹر کار پر گولی چلا کر تین قبرصیوں کو شدید زخمی کر دیا جن میں سے ایک ہسپتال جا کر مر گیا۔ ان لوگوں نے کار روکنے کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔

تبدیلی نام

میرا پہلا نام رشید احمد ہجر تھا بعد ازاں ہونے تبدیلی کر کے رشید الدین انجم رکھ لیا۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

خاکسار رشید الدین انجم
دار الصدر غربی ربوہ

حضرت ڈاکٹر سیّد غلام غوث صاحب کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ابھی ابھی لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ حضرت ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون وکل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذی الجلال والاکرام۔ ڈاکٹر صاحب جن کی عمر اٹھاسی سال کے قریب تھی چند ماہ سے بیمار چلے آتے تھے اور گو درمیان میں کچھ افاقہ ہو جاتا تھا مگر دل کی اصل بیماری مسلسل چل رہی تھی۔ چار دن ہوئے کہ ان کی حالت زیادہ خراب دیکھ انہیں علاج کے لئے موٹر میں لاہور بھجوا دیا گیا تھا اور دو تین دن تک فون پر اچھی اطلاع آتی رہی۔ مگر رات کے فون میں طبیعت کی خرابی اور کمزوری کا ذکر تھا۔ اور آج صبح تار کے ذریعہ ان کی وفات کی خبر آگئی۔ جنازہ انشاء اللہ آج شام تک ربوہ پہنچ جائے گا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف گو بالکل ابتدائی صحابہ میں سے نہیں تھے (ان کی بیعت غالباً ۱۹۰۱ء کی تھی) مگر اپنی دینداری اور تقویٰ اور عبادت اور دعاؤں میں شغف کی وجہ سے وہ اس وقت کے احمدی بزرگوں میں صف اول میں تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ڈاکٹر صاحب مرحوم کو گویا عشق تھا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اخلاص اور عشق کا یہ عالم تھا کہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ میں رخصت لے کر قادیان گیا۔ اور اس ارادے سے گیا کہ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجھے شناخت نہیں کریں گے اور مجھے نام لے کر نہیں بلائیں گے میں واپس نہیں جاؤں گا خواہ نوکری رہے یا نہ رہے۔ چنانچہ میں رخصت پر رخصت لیتا گیا اور پورا ایک سال قادیان میں ٹھہرا۔ آخر ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر کسی کام کے تعلق میں فرمایا میاں غلام غوث آپ یہ کام کر دیں۔ میں نے خدا کا شکر کرتے ہوئے وہ کام کیا اور دوسرے دن حضرت سے رخصت لے کر نوکری پر واپس چلا گیا۔ حق یہ ہے ان بزرگان قدیم کی شان ہی نرالی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست روحانی طاقت اور غیر معمولی مقناطیسی کشش کا ایک بین ثبوت ہے۔

عبادت کا اتنا شوق تھا کہ ان کا دل گویا ہر وقت مسجد میں لٹکا رہتا تھا۔ آخری ایام میں جبکہ ڈاکٹروں نے انہیں چلنے پھرنے سے منع کر دیا تھا وہ پھر بھی داؤ لگا کر مسجد میں پہنچ جاتے تھے حتیٰ کہ مجھے انہیں اصرار کے ساتھ روکنا پڑا کہ ان پر لنفسک علیک حق کا حکم بھی واجب ہے۔ نہایت تضرع کے ساتھ دعائیں کرنا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنا ان کے دل کی غذا تھی۔ یہ انہی اعمال حسنہ کا ثمرہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب خدا کے فضل سے صاحب کشف والہام تھے اور خدا کا بھی ان پر یہ فضل تھا کہ انہیں اکثر اپنی دعاؤں کا جلد جواب مل جاتا تھا۔ گو بعض اوقات امید کے پہلو کے غلبہ کی وجہ سے وہ تعبیر میں غلطی کر جاتے تھے

بہرحال احمدیت کا ایک اور درخشندہ ستارہ اس جہان میں غروب اور اگلے جہان میں طلوع ہوا حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی وفات کے اس قدر جلد بعد ڈاکٹر صاحب کی وفات بھی ایک بھاری قومی صدمہ ہے حضرت مفتی صاحب تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص مقرب صحابی تھے اور ان کا درجہ بہت بلند تھا۔ مگر ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب کا وجود بھی اس وقت جماعت میں ایک بڑی نعمت تھا۔ خاص صدمہ کی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی جلد جلد گذرتے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خطبہ میں جماعت کو تحریک فرمائی تھی (اور میں نے بھی حضور کی اتباع میں الفضل میں ایک مضمون لکھا تھا) کہ نوجوان احمدی عبادت اور نوافل اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں شغف پیدا کر کے جماعت کے روحانی مقام کو بلند رکھنے کی طرف توجہ دیں۔ تا مرنے والے بزرگوں کی طرح خدا تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضل و رحمت سے رؤیا صالحہ اور کشف اور الہام سے نوازے اور جماعت میں خدا تعالیٰ کے زندہ اور تازہ بتازہ نشانات کا سلسلہ قائم رہے۔ گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ ظاہر ہونے والے نشانات اب بھی زندہ ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آیات کو تو ہمیشہ کی زندگی حاصل ہے۔ لیکن اگر جماعت کے افراد میں بھی ان روحانی چھینٹوں کا سلسلہ جاری رہے تو یہ گویا سونے پر سہاگہ ہے اور مجھے خوشی ہے کہ

کچھ عرصہ سے جماعت کا نوجوان طبقہ عبادت اور ذکر الٰہی کی طرف زیادہ توجہ دے رہا ہے۔ اور ان میں سے بعض کشف والہام سے بھی مشرف ہیں۔ مگر میں اُن سے کہتا ہوں کہ:۔

جنبش بالا کن کہ ارزانی ہنوز

جماعت احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے اور گو اسے اسلام اور احمدیت کی خدمت اور جماعتی ترقی کے لئے ظاہری اسباب کی طرف بھی ہمیشہ خاص توجہ دیتے رہنا چاہیئے۔ لیکن اس کی ترقی کا اصل راز روحانی وسائل میں ہے اور جماعت کے نوجوانوں کو ان وسائل کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور روحانی وسائل میں زیادہ قابل توجہ یہ وسائل ہیں:۔

(۱) نمازوں کو دل لگا کر اور سنوار کر پڑھنا اور یہ تصور قائم کرنا کہ اس وقت ہم خدا کے سامنے ہیں اور خدا ہمارے سامنے ہے

(۲) نماز تہجد اور دیگر نوافل کی پابندی۔ نماز تہجد تو وہ نعمت ہے۔ جس کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے کہ اس کے ذریعہ ہر شخص کے لئے اس کے ذاتی مقام محمود کا رستہ کھلتا ہے۔

(۳) دعاؤں میں شغف اور دعائیں بھی ایسی کہ گویا ہنڈیا ابلنے لگے۔

(۴) ذکر الٰہی جن میں کلمہ طیبہ اور درود شریف اور سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور [illegible] بلند مرتبہ ہیں۔ ان کے علاوہ میرے ذاتی تجربہ میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اور لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بھی بہت اعلیٰ درجہ کا اذکار ہیں۔

بالآخر میں اپنے نوجوان عزیزوں سے پھر کہتا ہوں کہ پرانے بزرگ گذرتے جاتے ہیں۔ جماعت میں خلا نہ پیدا ہونے دو اور گذرنے والوں کی جگہ ساتھ ساتھ پر کرتے جاؤ۔ بلکہ ان سے بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھو کہ:۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ڈاکٹر صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولاد [illegible] کا حافظ و ناصر ہو [illegible] خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ [illegible]

فہرست چندہ برائے مقدس مقامات قادیان ——— (بقیہ صفحہ ۵)

نمبر	نام	رقم
(۳۴)	محمد ابراہیم صاحب جماعت احمدیہ کھوجووالی ضلع گجرات	۱۵—۰—۰
(۳۵)	سی پی ایل محمد احمد صاحب نیچ گاؤں ڈھاکہ	۱۷—۰—۰
(۳۶)	حبیب الرحمٰن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ڈیرہ غازیخاں	۵۰—۰—۰
(۳۷)	چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال پمک ۲۱/ر سندھ	۱۴—۱۲—۰
(۳۸)	شیخ ضیاء الحق صاحب بذریعہ شیخ فضل حق صاحب ربوہ	۱۰—۰—۰
(۳۹)	عبد القادر صاحب ایبے سینیا لائن کراچی حسب تفصیل	۴۳—۶—۰
(۴۰)	عبد الرحمٰن صاحب حلقہ مصری شاہ لاہور حسب تفصیل	۲۶—۸—۰
(۴۱)	برکات احمد صاحب ذبیح حیدرآباد سندھ حسب تفصیل	۲۲—۰—۰
(۴۲)	نیاز احمد صاحب بحرین	۲۵—۰—۰
(۴۳)	غلام سرور صاحب نمبردار چک ۵۵ تحصیل اوکاڑہ	۱۰—۰—۰
(۴۴)	بابو غلام رسول صاحب سیکرٹری مال سرگودھا	۱۱—۰—۰
(۴۵)	شیخ رحمت اللہ صاحب دہلی دروازہ لاہور	۱۰—۰—۹
(۴۶)	لطیف احمد صاحب ظفرآباد اسٹیٹ سندھ	۱۰—۰—۰
(۴۷)	میزان متفرق رقوم جو دس روپے سے کم تھیں۔	۲۸۷—۵—۰

تا توانی جہد کن از بہر دیں با جان و مال
تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفریں
(درثمین)

(بقیہ صفحہ ۵)

قائم کرتے ہیں اور ہم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں پس ایک ایسے فرض کی ادائیگی میں جو مومنوں کا طرۂ امتیاز ہے جس کے بغیر نہ ایمان مکمل ہو سکتا ہے اور نہ ہی ہدایت نصیب ہو سکتی ہے۔ کسی قسم کی سستی یا غفلت کو حائل نہیں ہونے دینا چاہیئے اور اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق شوق اور خوشی سے اسے سرانجام دینا چاہیئے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (ناظر بیت المال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴